

ڈاکٹر احسان الہی رانا

ترجمہ قرآن مجید محمد امینؐ

حال ہی میں قرآن کریم کا ایک قلمی نسخہ ہماری نظر سے گزرا ہے جو چند وجوہ کے اعتبار سے نادر ہے۔ اس نسخے کی کتابت سے مولانا عبدالرحمن احمد آبادی کے شاگرد مولانا محمد امین سہ شنبہ، سہ محرم الحرام ۱۱۳۵ھ (مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء) کو فارغ ہوئے۔ پھر اس کے فارسی ترجمے اور تعلیقات کا اندراج چار شنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۱۳۶ھ (مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۲۴ء) کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس نسخے کی تکنیکی تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

حجم: ۲۹۹ اوتاق

تقطیع: ۲۶/۳۱ سم x ۲۰ سم

حوض: ۲۶/۲۶ سم x ۱۴/۱۴ سم، جس کے باہر بڑی نفاست سے دو باریک سرخ لکیروں اور اس کے ارد گرد ایک نیلی لکیر کا چوکھٹہ لگایا گیا ہے۔ حوض کے تین طرف ۲۹ سم x ۱۷ سم کا ایک باریک نیلی لکیر سے بھی چوکھٹہ لگایا گیا ہے۔

کاغذ: قدیم، ملائم، تیل رنگ اسمر

تہن: ۱۳ سطر

خط: نسخ جلی، سیاہ ابدار و دشمنائی، فارسی ترجمہ سرخ و دشمنائی سے قدرے باریک قلم سے لکھا گیا ہے۔ مگر یہ دشمنائی شاید امتداد زمانہ سے بے آب ہو چکی ہے۔ آیات کے اکثر نشانات اور حاشیہ میں پندگھات جو سورتوں کی نشاندہی کے لیے لکھے گئے ہیں وہ بھی اسی سرخ

روشنائی سے درج کیے گئے ہیں۔ سبز چمکیلی روشنائی سے روز اوقات شلا ج، ط، ذ، ز، ح، ص، لا، قف وغیرہ ظاہر کیے گئے ہیں۔ سورتوں کے نام اور اعداد آیات، رکوع اور ابواب یعنی پاروں کے نشانات بھی اسی سبز روشنائی سے درج کیے گئے ہیں۔ نیز اثلث، النصف، الربع بھی اسی روشنائی میں ہیں۔ کہیں کہیں "ون" م بحد کے درمیان "م" کو بھی سبز روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

پامش میں ہر ایک قلم سے خط استعینق میں سرعت کے ساتھ تعلیقات درج کیے گئے ہیں۔ دیگر تراجم سے تقابل کی غرض سے سورۃ انفاس کا ترجمہ بزبان فارسی جو مولانا محمد امین نے لکھا ہے۔ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

سپاس مطلق مرخصی راست کہ پروندہ عالمیان بخشندہ مہربان خداوند روزبر
 ترامی پرستم وخالص از تو یاری میخواستیم راہنمائی ما را براہ راست [۱۵] ہی
 کہ انعام کردہ بر ایشان ز براہ آن کسانیکہ خشم گرفته بر ایشان دترہ کمرایان
 [چپینین باد]

اس نسخے میں سورتوں کی تعداد اور ترتیب درست ہے۔ البتہ بعض سورتوں کی آیات کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً سورہ آل عمران میں، جیسے کہ عام طور سے بتایا گیا ہے، دسویا ایک، سو تانویس آیات ہیں۔ مگر اس مخطوطے میں سورہ آل عمران کو ۲۰۴ آیات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ الانعام میں ۱۶۵ یا ۱۶۶ یا ۱۶۷ آیات بتائی جاتی ہیں۔ لیکن اس مخطوطے میں ایک سو پچتر آیات بنا دی گئی ہیں۔ سورۃ الرعد کی آیات کی تعداد ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ بتائی جاتی ہے مگر اس نسخے میں پینتالیس ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں ایک سو دس یا ایک سو گیارہ آیات بتائی جاتی ہیں مگر اس نسخے میں ایک سو بیس آیات ہیں۔ سورہ زخرف میں ۸۸ یا ۸۹ آیات ہیں مگر اس نسخے میں یہ سورہ ۷۷ آیات پر مشتمل ہے۔ متن میں فرق نہیں ہے۔ البتہ تقطیع آیات میں فرق ہے۔

اس نکتے میں تقریباً ہر سورۃ کے سرنامہ (عنوان) کے ساتھ حاشیہ میں ایسی سورہ کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے جو ترتیب نزول کے اعتبار سے اس خاص سورۃ کے بعد نازل ہوئی یہ تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے اور اس پر ہم کسی آئندہ کے شمارے میں بحث کریں گے۔

سورۃ المائدۃ ثم التوبہ وقیل المتحنۃ ؛ سورۃ الانعام ثم والصافات ؛ سورۃ الاعراف ثم الجن ؛ سورۃ یونس ثم الصدہ ؛ سورۃ یوسف ثم الحجر ؛ سورۃ الرعد ثم الرحمن ثم الانعام فیہ اختلاف ؛ سورۃ الحج ثم الانعام ؛ سورۃ ابراہیم ثم الانبیاء ؛ سورۃ النحل ثم المصابیح ؛ سورۃ بنی اسرائیل ثم یونس ؛ سورۃ الکہف ثم الشوریٰ ؛ سورۃ میریم ثم طہ ؛ سورۃ طہ ثم الواقعة ؛ سورۃ الحج ثم المنافقون ؛ سورۃ المؤمنین ثم الم تنزل ؛ سورۃ النور ثم الحج ؛ سورۃ النحل ثم القصص ؛ سورۃ القصص ثم المطففین ؛ سورۃ الروم ثم العنکبوت ؛ سورۃ لقمان ثم سبأ ؛ سورۃ السجدہ ثم نوح ؛ سورۃ الاعراب ثم المائدۃ ؛ سورۃ الفاطر ثم مریم ؛ سورۃ یس ثم الفرقان ؛ سورۃ الطور ثم حم السجدہ ؛ سورۃ السجدۃ ثم زمر ؛ سورۃ حم حقن ثم ابراہیم ؛ سورۃ الزمر ثم الذخار ؛ سورۃ الذخار ثم الباقیۃ ؛ سورۃ الباقیۃ ثم الاحقاف ؛ سورۃ الاحقاف ثم والذاریات ؛ سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم الرعد ؛ سورۃ الفتح ثم التوبہ ؛ سورۃ الحجرات ثم التیمم ؛ سورۃ قی ثم البلد ؛ سورۃ الزاریات ثم ہل اتیک ؛ سورۃ الطور ثم المؤمنون ؛ سورۃ النجم ثم عیس ؛ سورۃ القمر ثم حقن ؛ سورۃ الرحمن ثم هل اتیک ؛ سورۃ الواقعة ثم الشوریٰ ؛ سورۃ الحدید ثم محمد علیہ السلام ؛ سورۃ الحشر ثم النصر ؛ سورۃ المتحنۃ ثم النساء ؛ سورۃ الصافات ثم الفتح ؛ سورۃ الحججہ ثم التغابن ؛ سورۃ المساقمین ثم الجادلۃ ؛ سورۃ التغابن ثم والصفات ؛ سورۃ التیمم ثم سبحہ ؛ سورۃ المکاک ثم الحاقۃ ؛ سورۃ الطغم ثم المنزل ؛ سورۃ الحاقۃ ثم المعارج ؛ سورۃ المعارج ثم الانبیاء ؛ سورۃ نوح ثم الطور ؛ سورۃ الجن ثم یس ؛ سورۃ الزمل ثم المدثر ؛ سورۃ المدثر ثم القاسمہ وقیل تبث ؛ سورۃ القیظہ ثم المہرۃ ؛ سورۃ المہر ثم الطلاق ؛ سورۃ العاصمات ثم قی ؛ سورۃ البیدہ ثم والزملین ؛ سورۃ الزمر ثم انظرت ؛ سورہ عیس ثم القدر ؛ سورۃ الشمس ثم الاعلیٰ ؛ سورۃ انظرت ثم النشفت وقیل الروم ؛ سورۃ المطففین ثم البقرۃ ؛ سورۃ النشفت ثم الروم ؛ سورۃ البروج ثم والتین ؛ سورۃ الطلاق ثم الطلاق ؛

سورۃ الغاشیہ تم اکھنڈ، سورۃ العنکبوت والضحیٰ، سورۃ البلد تم والطرق، سورۃ الشمس تم
البروج، سورۃ الليل تم والضحیٰ، سورۃ الضحیٰ تم الانشراح، سورۃ الانشراح تم العصر، سورۃ
علق تم آن، سورۃ القدر تم والشمس، سورۃ البینہ تم الحشر، سورۃ الزلزال تم المکوثر، سورۃ
التارخ تم القیامت، سورۃ العصر تم والعاویات، سورۃ الفیل تم والعاویات، سورۃ الفیل تم
العلق، سورۃ قمریش تم التارخ، سورۃ الکافرون تم الفیل، سورۃ النصر تم المؤمنون، سورۃ
تبت اللذیب تم کوثر، سورۃ الاخلاص تم والنجم، سورۃ العلق تم والناس، سورۃ الناس
تم الاخلاص۔

اس نسخے میں بہت سی باتیں نئی اور نوکھی ہیں۔ ان میں سے ایک ہے لفظ "آمین" جو کاتب سے
پہلے مرطلے میں سورۃ الفاتحہ کے آخر میں درج کر دیا۔ پھر نہایت سفالی سے اسی کاغذ کی نئی کٹی تہ
سے اسے چھپا دیا۔ لیکن فارسی ترجمہ چھاپنیں باقی رہ گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ "آمین" جزو
قرآن نہیں اور نہ کسی قاری نے "آمین" کو داخل قرآن کہا۔ البتہ مجاہد (۳۲۴ھ) اور انقرآن دارد و
داخل سورۃ فاتحہ پندارد" ل

جب نقاسات سے کاتب نے "آمین" کے تمام کئی نسخے کیسے اسی طرح کی مثال سورۃ البقرہ کی
آیت ۱۰۲ (وَلَبِئْسَ مَا شَدَدَ آيَةُ أَنْفُسِهِمْ) میں پہلے "وَلَبِئْسَ مَا اشْتَدَّ" لکھ دیا
ورق ۹ ب، سطر ۵) پھر بڑی محنت سے اسے "مَا شَدَدَ" بنایا۔

اسی طرح سورۃ القدر کی پہلی آیت (ورق ۲۹۳ ب، سطر ۱۱) میں "لَيْلَةَ الْقَدْرِ" مکرر لکھا گیا
کاتب نے تین مکرر کو نہ مشکول کیا اور نہ اسے قلم زد ہی کیا۔ بلکہ بیٹھی پھوڑ دیا ب اور بعد میں با ایک قلم اسے
کہیں کہیں کاٹ دیا ہے۔

علاوہ بریں اس نسخے میں دو تین مقامات پر بیاض آئے ہیں۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۱۶۱ اور جنَّ
مِنَ السَّمَاءِ بِمَا وَّ بِيَاضٍ كَأَنَّ الْيَضْمُونَ ۵ (ورق ۷۹ الف، س ۱) اس ورق کی پشت
پر آیت ۱۶۹ يُوْحَدُّ كَيْبَلاً وَّ بِيَاضٍ لِّمَيِّنَاتِ الْكُتُبِ (ورق ۷۹ ب، س ۱) بظاہر یہ غلط

کافذ کے نقص کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے لیکن سورۃ الدخان کی آیت ۱۷ میں بیاض کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔
 ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ [بیاض] نَقَالُوْا مَعْلَمًا مَّجْنُوْنًا ۵ (درق ۲۳۹ ب) شاید کاتب
 کو نقل کرتے ہوئے یہاں القباس ہوا۔ وہ یہاں بھی وقف لازم کی علامت ڈالنا چاہتے تھے۔ انہیں ایک
 دو آیتوں میں آگے پیچھے دو جگہوں پر وقف لازم کی علامتیں نظر آئی ہیں

مولانا محمد امین کی تعلیقات بالعموم ناسخ و منسوخ، شان نزول، اوقاف اور رسم الخط سے متعلق
 ہیں۔ ان تعلیقات میں کہیں کہیں وعظ و تذکیر کا رنگ بھی جھلکتا ہے۔ اس ضمن میں اس نسخے کی ایک اور
 خصوصیت بہت نمایاں نظر آتی ہے۔ سینکڑوں مقامات پر مؤلف نے یہ جملہ چسپاں کیا ہے:
 ”حکم این آیت منسوخ است بایہ سیف“

مؤلف نے اپنی تعلیقات میں سند کے طور پر پچاس سے اوپر اہم اور مستند کتابوں کے حوالے
 دیے ہیں۔ ان میں سے بعض کتابیں نایاب ہیں۔ اس اعتبار سے اس نسخے کی اہمیت میں بہت اضافہ
 ہو گیا ہے۔

ان تعلیقات میں حافظ کلان بخاری کی کتاب ”الدر الفرید فی التبیہ“ کے حوالے جس گشت سے ملتے
 ہیں کسی اور کتاب کے نہیں۔ مؤلف نے اکثر و بیشتر اسے ”درۃ الفرید“ کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور
 کبھی اسے ”رسالہ حافظ کلان“ کے عنوان سے بھی تعبیر کیا ہے۔ یہ اوقاف القرآن پر فارسی میں ایک نہایت
 مفید اور جامع رسالہ ہے جو ۹۷۹ء میں مرتب کیا گیا۔ حافظ کلان کا سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ
 انہوں نے غازی عبید اللہ ہادر خان شیبانی کا زمانہ دیکھا ہے۔ غازی عبید اللہ شجاری کے علاوہ میں ۹۹۱
 سے ۱۰۰۶ء تک حاکم رہے۔ ”الدر الفرید“ ہنوز زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔ اس کا ایک نسخہ
 پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ اس کا ایک اور نسخہ مکتبہ آصفیہ دکن میں بھی ہے۔ آغا
 بزرگ تهرانی نے اپنی مشہور تالیف ”الدر لیجہ“ لے میں اطلاق دی ہے کہ الدر الفرید کا ایک نسخہ مکتبہ

مجموعہ شیرازی بذیل رقم ۱۲۴۵، سال کتابت ۱۱۱۲ھ

لے ۳۰۶:۱

لے ۱۰۶:۸

اشخوانساری میں بھی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف محمد امین کو تجوید کے فن شریف سے خاص مناسبت اور دلچسپی تھی چنانچہ اس نسخہ قرآن میں قرأت، اوقاف اور رسم الخط کے اختلاف سے متعلق مفید معلومات بڑی کثرت سے ملتی ہیں۔ تقریباً ہر صفحے پر حافظ کلال کی کتاب کا ذکر ہے۔

دوسری اہم کتاب "خلاصۃ اوقوف" ہے جس کے مصنف کا بھی نام سراغ نہیں مل سکا یہ کتاب بھی بظاہر فارسی میں تھی۔ لفظ "وقوف" ہی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کتاب عربی میں نہیں ہے۔ کیونکہ عربوں کے ہاں "اوقاف" کی اصطلاح مروج ہے۔ ان کے ہاں "وقوف" ارکان حج میں سے ایک ہے افسوس ہے کہ خلاصۃ اوقوف کا نسخہ بھی کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکا۔ خلاصۃ اوقوف کے اقتباسات جو مؤلف نے اپنی تعلیقات میں دیے ہیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلاصۃ اوقوف نہ صرف السجاندہ کے بعد کے دور کی تالیف ہے۔ بلکہ یہ حافظ کلال کے بھی بعد مرتب کی گئی۔ ایک جھوٹا سا جلد ہے: من رسالہ حافظ کلال فی الخلاصۃ اوقوف "۱

مؤلف کے سامنے فارسی کی ایک اور کتاب بھی تھی جو اس فن سے متعلق تھی۔ اس کا عنوان "المدلل فی علم وقوف القرآن العظیم" ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کے حوالے درق ۲ الف اور ۹ الف پر دیے ہیں۔ "المدلل" بھی نادر الوجود ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس کتاب کا ایک نسخہ مجموعہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور میں بذیل رقم ۱۴۴ محفوظ ہے۔ لاہور میں ۱۳۱۲ھ میں چھپی تھی۔

قرآن کریم کے اس نسخے کے حاشیہ میں حسن یئبندی (م ۹۰ھ) کی کتاب "فواتح" (تالیف ۸۹۰ھ) کا ذکر بھی ملا ہے یہ کتاب بھی فارسی میں ہے اور اس کے تین چار نسخے مستحف بریطانیا، لندن میں بھی ہیں۔ ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں بذیل رقم ۱۷۱۷ PPc رسالہ کتابت ۱۰۸۷ء، کاتب محمد لطیف سیالکوٹی موجود ہے۔ یہ نسخہ ۱۴۵ھ اوراق پر مشتمل ہے۔ ملا محمد امین نے غلطی سے حسن یئبندی کی بجائے حسن میبندی لکھ دیا ہے۔

ملا محمد امین نے "غرائب الفوائد" کا بھی تین چار مقامات پر ذکر کیا ہے۔ مگر یہ کتاب بظاہر ناپید

لہ درق ۲۲۷ ب، حاشیہ

لہ درق ۱۳۵ الف

ہے۔ البتہ ہمیں "فرائد الفوائد" کے نام سے فارسی میں ایک کتاب معلوم ہے جو علم اوقات القرآن سے متعلق ہے۔ فرائد الفوائد کا ایک نسخہ بایلیپور لائبریری میں ہے۔ ایک مکتبہ آصفیہ میں اور ایک شیخاٹا سوسائٹی آف بنگال میں (نیز ملاحظہ ہو بروکلین، نکلہ، ۲: ۲۷۶)۔

جہاں تک اس موضوع پر ان عربی کتب کا تعلق ہے جن سے مولانا محمد امین نے استفادہ کیا ہے، ابو عمر عثمان بن سعید الدانی تفریغی القیری (۱۱۴۲ھ) کی کتاب "التیسیر فی القراءات السبع" ہے جو دہلی سے ۱۳۶۸ء میں (چاپ سنگی) اور حیدرآباد سے ۱۳۱۶ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے والے مولانا محمد امین نے کئی مقامات پر دیے ہیں۔ محمد امین نے "ایک شرح تیسیر" کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ غالباً شرح علی التیسیر لابن الجزری (۸۳۳ھ) ہے جسے "اندر المصیبتہ" بھی کہتے ہیں "تیسیر تیسیر" کے عنوان سے بھی معروف ہے۔ مولف نے اپنی تعلیقات میں کہیں کہیں "قال ابو عمرو" کہہ کر یہی کتاب مراد لیا ہے۔

ان تعلیقات میں ابو عمرو الدانی کی ایک اور اہم کتاب "المصنوع ذی معرفۃ رسم دیا، خطام مصاصحت الامصار" کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ کتاب بھی عربی میں ہے۔

مولف نے اپنی تعلیقات میں السجاندی کا بھی کئی مقامات پر ذکر کیا ہے۔ اس کا پورا نام محمد بن یونس الغزنوی السجاندی (متوفی ۵۰۷ھ) ہے۔ اس کی کتاب "اوقات القرآن" کا ذکر ابن الجزری نے کیا ہے۔ یہ السجاندی کی کتاب کا ایک نسخہ پشاور لائبریری میں بذیل رقم ۱۰۸۷ محفوظ ہے۔

الشاطبی ابو محمد الشافعی بن قیس (۵۹۰ھ) کی کتاب "حوز الامانی ووجہ التہانی فی القراءات السبع" بھی جو کئی بار مع شروح وحواشی طبع ہو چکی ہے۔ مولف محمد امین کی نظر سے گزری ہے۔ انہوں نے الشاطبی اور

۱۔ بذیل نمبر ۱۱۹۵ لے ۳۰۶:۱

۲۔ رقم ۹۰۶

۳۔ ورق ۱۲۵ الف

۴۔ ملاحظہ ہو بروکلین، ۱: ۲۰۷، نکلہ، ۱: ۱۹۰

۵۔ ورق ۱۳۲ الف، ۱۵۸ ب، ۲۱۰ ب۔

۶۔ تعلیقات القراءات، ۲: ۱۵۰، رقم ۳۰۸، شہ ورق ۶۴ الف

حاشیہ برز الالمانی اور کنز الالمانی (تالیف ۱۹۹۱ھ) کا ذکر کیا ہے۔ کنز الالمانی شیخ برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعفری (۱۲۲۲ھ) کی تصنیف ہے اور یہ حوزہ الالمانی کی بہترین اور مفید ترین شرح مانی جاتی ہے۔ مؤلف محمد امین نے الجعفری کی بجائے الجعفری لکھ دیا ہے۔

ابن الجزری شمس الدین محمد بن محمد ابو النضر (۸۲۳ھ) کی کتاب "النشر فی القراءات العشر" جیسی مشہور و مقبول کتاب مولانا محمد امین کیونکر نظر انداز کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے نہ صرف "النشر" بلکہ ابن الجزری کی تقریب "النشر" دونوں کے حوالے دیے ہیں۔ "النشر" پہلی بار ۱۲۸۲ھ میں (طبع ہجری) شائع ہوئی پھر ۱۳۲۵ھ میں دمشق میں چھپی۔

ان فقہی کتابوں کے علاوہ مولانا محمد امین نے مختلف تفاسیر کے سامنے رکھا ہے جن کا تفصیلی جائزہ ہم اس مقالے کی دوسری قسط میں لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خریدار حضرات توجہ ہو

جنہے خریداروں کے مدتے خریدار ہی آکتوبر تکے تھی انہیے
مطلع کر دیا گیا ہے۔

خریدار ہی کے متعلقے اطلاع دیتے وقتے بولا کہ میں ہانیے
خریدار ہی کے نہیں ضرور تحریریں فوس مائے۔

(ناظم دفتر ترجمان الحدیث لاہور)

۵ ورق ۵ ب

۲۹۲ ورق ۷ ب